545

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ واسع علیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

قیمت فی پرچہ ۱؎

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ❊ انچارج ۔ مہر محمد خان

نمبر ۷۶ | مورخہ ۲ اپریل ۱۹۲۳ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

امسال بفضلہ تعالیٰ گذشتہ سال کی نسبت مجلس مشاورۃ میں شمولیت کیلئے زیادہ تعداد میں احباب تشریف لائے چنانچہ آج (۳۱ مارچ) ۹ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں تشریف لائے۔ نمائندگان مختلف جماعتہائے احمدیہ وہاں پہلے سے موجود تھے۔ حضور نے افتتاحی تقریر میں ضرورت اسلام کی تفصیل بیان فرمائی۔ اور اسکے بعد ناظر صاحب بیت المال نے اپنی رپورٹ سنائی جس پر بحث و تمحیص ہوتی رہی اور ایک بجے اجلاس ختم کیا گیا۔ حضور نے تین سب کمیٹیاں مقرر فرمائیں جو تمام امور فیصلہ طلب کے متعلق رپورٹ پیش کریں مجلس مشاورت

سالار اسلام کی تقریر

خدا سے مدد طلب کرو
دشمن کی شرارت کا مقابلہ کرو
ماریں کھاؤ اور ہاتھ نہ اٹھاؤ

۲۴ مارچ ۱۹۲۳ء کو جو دوسرا وفد علاقہ ارتداد کی طرف روانہ ہوا۔ اس کو رخصت کرتے ہوئے موٹر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

خدا کے فضلوں کی بارش لوگوں میں مثل مشہور ہے۔ کہتے ہیں کہ ع

جب خدا دیتا ہے تب دیتا ہے چھپر پھاڑ کر

انسان کوشش کرتا ہے۔ مگر اس کو کچھ نہیں ملتا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ دیتا ہے تو اپنے فضل سے چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ ابھی میں نے جب سورہ فاتحہ کی تلاوت کی۔ تو میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ تم ہی مستحق ہو۔ جو کہو کہ الحمد للہ رب العالمین؟

ہمارا جہاد وعظ و نصیحت ہے جو لوگ آج سے پہلے ہمیں کہتے تھے۔ کہ تم جہاد کے منکر ہو۔ وہ جہاد سے محروم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں جہاد کا موقع دیدیا۔ وہ خدا کو ناراض کر کے جہاد کرنا چاہتے تھے محروم رہے۔ ہم خدا کے لئے اس جہاد کے منکر تھے۔ جس کے وہ قائل تھے۔ ہمیں اللہ نے موقع دیا۔ اگر لوگوں کو زبردستی مارنا اور تلوار کا استعمال کرنا اسلام میں جائز ہوتا۔ اور اس سے

خدا خوش ہوتا۔ تو میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ ہمیں اپنی جان کی کچھ بھی پرواہ نہ ہوتی۔ اور اگر سچائی کے خلاف ظالمانہ عمل خدا کو نعوذ باللہ پسند ہوتا۔ تو ہم ضرور کرتے مگر ہمارے خدا کو یہ پسند نہ تھا۔ اس لئے ہم وہ نہ کرتے تھے۔ ہاں اب ہمیں اس قسم کے جہاد کا موقع دیا گیا ہے کہ خدا کے دین کی حفاظت کی کوشش کریں۔ اور وعظ و نصیحت سے دین پھیلائیں۔

جن کو خدمت دین کا موقعہ ملے۔ وہ خوش قسمت ہیں

جو لوگ اس کام کے لئے جاتے ہیں۔ اور ان کو اس خدمت کا موقع ملا ہے۔ وہ خوش قسمت ہیں۔ یہ مت سمجھو۔ کہ تم کسی خطرے میں جاتے ہو۔ یا تم پر کوئی بوجھ ڈالا گیا ہے۔ یا تم کوئی قربانی کرتے ہو۔ یہ اللہ ہی کا احسان ہے۔ کہ اس نے تمہیں یہ موقع دیا ہے۔ اور ایسے موقعے خوش قسمتی سے نصیب ہوتے ہیں۔ جن کے دل میں یہ خواہش ہے۔ وہ خوش نصیب ہوتے ہیں۔ ہم سے جو کام ہوتا ہے۔ اسمیں ہماری بڑائی نہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے ورنہ وہ بھی تو لوگ ہیں۔ جن کو حکومت کی اور لیڈری کی فکر ہے۔ ہم بھی انہی میں سے ہیں۔ ان کے بھائی بند ہیں۔ رشتہ دار ہیں۔ ان کے دلوں میں یہ بات نہیں۔ جو تمہارے دلوں میں ہے۔ یہ محض اللہ کے فضل ہیں۔ جنہوں نے ہمیں کو نواز دیا۔ ورنہ ہم بھی وہی ہیں۔ جو وہ ہیں۔ پس خدا کے حضور دعائیں کرتے ہوئے اخلاص کے ساتھ اس کام کے لئے جاؤ۔ یہ موقعے ہر روز نہیں ملا کرتے۔

افسروں کے حکم کی اطاعت

میں نے پہلے بھی کہا ہے۔ اب پھر کہتا ہوں کہ افسروں کی اطاعت کرنا خواہ کیسے سخت احکام ہوں۔ اور تکلیف ہو۔ ایک صحابی کو رسول کریم نے ایک جگہ بھیجا۔ انہوں نے وہاں جا کر کہا۔ کہ میں جو حکم دوں گا۔ وہ کرنا ہوگا۔ جہاں جہاں جو افسر ہوں۔ انکی اطاعت ضروری ہے۔ بھائی جی (حضرت مولوی شیخ عبدالرحیم صاحب) راستہ میں امیر ہیں۔ راستہ میں ہر ایک کام ان کے حکم کے ماتحت کرو۔ وہاں چودھری صاحب ہیں۔ اور پھر ضرورت کے مطابق جس کو وہ مناسب سمجھینگے۔ افسر اور ماتحت بنائینگے۔ تمہارا فرض ہوگا۔ ہر ایک افسر کی اطاعت کرو۔ اس افسر کے حکم کو میرا حکم سمجھو۔ اور میرا حکم خدا کا حکم سمجھو۔ کیونکہ میں جو کچھ کہتا ہوں۔ خدا کے دین کی خدمت کے لئے کہتا ہوں۔ اپنے نفس کیلئے نہیں کہتا۔ پس افسروں کی پوری اطاعت کرو۔

مخالفین کی سختی کے مقابلہ میں تمہاری پوزیشن

جوشوں کو قابو میں رکھو۔ اگر تمہارے راستہ میں تکالیف آئیں۔ تو نہ گھبراؤ۔ تمہیں مخالف ماریں یا جو چاہیں تکلیف دیں تم صبر سے کام لو کہ اسی میں تمہاری فتح ہے۔ دشمن کی سختی کا نرمی سے جواب دو۔ ہمارے دل میں قانون کا ادب ہے۔ اگر وہ لوگ فساد کرینگے تو ممکن ہے۔ حکام کو دخل دینا پڑے۔ اور پھر ہمارے لئے دقت ہو۔ ان لوگوں کیلئے دقت نہیں۔ کیونکہ وہ وہاں کے رہنے والے ہیں۔ ان کی آبادی وہاں ۸۰ فیصدی ہے۔ پس اگر وہاں فتنہ فساد ہو۔ تو آریوں کے حق میں مفید ہوگا۔ ان کے آدمی وہیں کے ہیں۔ وہیں رہینگے۔ اس لئے تم ماریں کھاؤ۔ صبر کرو۔ اور آگے بڑھو۔ گالیاں سنو۔ اور دعائیں دو۔ تم ماریں خدا کیلئے کھاؤ۔ اور جواب نہ دو پھر خدا تمہاری مدد کریگا۔ یہ چیز ہے جس سے فتح ہوتی ہے۔ روس کے ایک بادشاہ نے دربان کو حکم دیا کہ کسی کو اندر نہ آنے دو۔ ایک امیر جو بہت بڑا عہدہ رکھتا تھا آیا۔ اور اس نے اندر جانا چاہا۔ دربان نے اسے روکا کہ بادشاہ کی طرف سے داخلہ کی ممانعت ہے۔ اس نے کہا تم مجھے جانتے ہو۔ میں کون ہوں۔ دربان نے جواب دیا۔ ہاں میں جانتا ہوں۔ آپ فلاں ڈیوک ہیں۔ اس نے کہا کہ پھر کیوں روکتے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ اسلئے کہ بادشاہ کا حکم ہے۔ ڈیوک نے اسکو مارنا شروع کیا۔ وہ مار کھاتا رہا۔ مار کر کہا۔ ہٹ جاؤ۔ وہ ہٹ گیا۔ ڈیوک داخل ہونے لگا۔ وہ دروازہ میں کھڑا ہو گیا۔ ڈیوک نے پھر مارنا شروع کیا۔ غرض تین چار دفعہ ایسا ہوا۔ بادشاہ نے یہ سب ماجرا دیکھا آخر کہا کہ یہ کیا ہے۔ ڈیوک نے غصہ سے بادشاہ کو کہا کہ دربان مجھ کو اندر آنے سے روکتا ہے۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا تم جانتے ہو یہ کون ہے۔ جواب دیا۔ ہاں۔ پوچھا۔ تم نے روکا۔ عرض کیا ہاں۔ کیوں روکا۔ اسلئے کہ حضور کا حکم تھا اور بادشاہ کا حکم سب سے بڑا ہے۔ بادشاہ نے ڈیوک سے پوچھا۔ اس نے کہا تھا کہ میں بادشاہ کے حکم سے روکتا ہوں اس نے جواب دیا کہ ہاں۔ بادشاہ نے کہا۔ ٹالسٹائے تم اس کو مارو۔ ڈیوک نے کہا۔ یہ نہیں مار سکتا۔ کیونکہ مجھے فلاں فوجی عہدہ حاصل ہے۔ بادشاہ نے اسکو وہ عہدہ دیدیا۔ اور کہا مارو۔ اس نے کہا کہ میں نواب ہوں۔ مجھے محض ایک عہدیدار نہیں مار سکتا۔ بادشاہ نے کہا۔ کونٹ ٹالسٹائے اسے مارو۔

غرض اگر ایک دربان بادشاہ کا حکم ماننے کے باعث تھوڑی دیر مار کھانے سے معمولی دربان سے امیر اور نواب بن سکتا ہے۔ تو کیا اگر ہم خدا کے لئے کوڑے کھائیں۔ اور دشمنوں سے دکھ دیئے جائیں۔ اور پھر مقابلہ نہ کریں۔ تو خدا ہمیں اجر نہیں دیگا۔ ضرور دیگا۔

پس ماریں کھاؤ اور مارنے والوں کے لئے دعائیں کرو۔ سختی کا جواب سختی سے نہ دو۔ کہ یہ ہمارے اغراض کے منافی ہے۔ لوگوں میں روحانیت اور محبت سے اشاعت کرو۔ اللہ پر بھروسہ کرو۔ دعائیں کرو۔ دعا استخارہ داخلہ شہر میں پہلے بتا چکا ہوں۔ بھائی جی لکھ دینگے۔ جن کو یاد نہیں۔

اس دعا کا مفہوم یہ ہے۔ کہ اے خدا جو سات آسمانوں اور سات زمینوں کا رب ہے۔ اور ان کا جو ان کے نیچے اور اوپر ہیں۔ ہمیں یہاں کے شروں اور فتنوں سے بچا۔ یہاں کے نیکوں کی محبت ہمارے دل میں ڈال۔ اور ہماری محبت ان کے دل میں ڈال۔ یہاں کی برکتوں سے ہمیں حصہ دے یہ مبارک اور جامع دعا ہے۔ جس کا بارہا تجربہ ہوا۔ یہ دعا نہایت مفید ہے۔ اس لئے اس دعا کو خاص طور پر پڑھا کرو۔ جب شہر میں داخل ہو۔ علاوہ اپنے کام کے ان بھائیوں کے لئے بھی دعا کرو۔ جو دیگر ممالک میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اور ان کے لئے جو کسی مجبوری کے باعث فی الحال نہیں جا سکے۔ جو کمزور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کمزوریاں دور کرے۔

قاعدہ ہے کہ جب عزیز جدا ہوں تو تحفہ دیا جاتا ہے۔ میں نے سوچا کہ کیا تحفہ ہونا چاہیئے۔ میرے خاندان کے لوگوں نے [illegible] بطور صدقہ دئے ہیں۔ جو راستہ میں خیرات بھی کئے اور وہاں کی بعض خاص دینی ضروریات میں بھی صرف کئے جائیں۔ اس پر موجودہ احباب نے اپنی اپنی بساط کے مطابق اس میں حصہ لیا۔ یہ رقم دو سو روپیہ کے قریب ہوگئی۔ جو امیر وفد کے سپرد کر دیگئی۔ بعد میں حضور نے دعا فرمائی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۲ - اپریل ۱۹۲۳ء

احمدی مبلغین کی روانگی کا ایمان پرور نظارہ

اور

بائیس ۲۲ احمدی مبلغین کی روانگی

۲۴ مارچ دن کے دس بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو امیر وفد احمدیہ دعوۃ و التبلیغ علاقہ ملکانا آگرہ کا تار موصول ہوا کہ ہمیں فوری مزید بیس مبلغین کی ضرورت ہے۔ حضور نے اسیوقت قادیان کی تمام احمدی آبادی میں اطلاعیں بھجوا دیں۔ کہ احمدی احباب مسجد مبارک میں فوراً جمع ہو جائیں۔ یہ خبر ایک بجلی کی لہر تھی۔ جو قادیان کے طول و عرض میں پھیل گئی۔ اور دم کے دم میں مسجد مبارک احمدی احباب سے پر تھی۔ حضور کو اطلاع ہوئی۔ کہ خدام حاضر ہیں۔ مجلس مشاورۃ سے اٹھ کر مسجد مبارک میں تشریف لائے۔ اور تمام ارکان مجلس ہمراہ تھے۔ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے ہاتھ میں حضور کی کاغذات کا پلندہ تھا۔ سالار اسلام آیا۔ تمام مسجد ایسی ہو گئی۔ گویا کہ خالی ہے۔ اور بیٹھنے والے آدمی نہیں۔ بت ہیں۔

حضور نے محراب مسجد میں قیام فرمایا۔ شہادت توحید اور اظہار رسالت ختمیت مآب کے بعد سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی اور دین کے لئے مال و اوقات کی قربانی کا وعظ فرمایا جو فرض اور فرض کفایہ اور نوافل کے متعلق اظہار حقائق تھا بتایا کہ عمارت ایمانی کی تکمیل کے لئے نوافل جو انسان کی مرضی پر رکھے گئے ہیں۔ ادا کرنا ضروری ہیں۔ یہ تقریر پوری چھپ چکی ہے اور احباب نے اس کو ملاحظہ کر لیا ہے۔ آخر میں حضور نے مطالبہ کیا کہ بیس خدام اسلام کی ضرورت ہے۔ جن پر سورج قادیان سے باہر غروب ہو۔

حضور کی زبان سے اس مفہوم کے الفاظ کا نکلنا تھا کہ تمام حاضرین پر ایک عالت وجد طاری ہو گئی۔ اور جوش خدمت دین سے چہرے چمک اٹھے۔ اور ہر چھوٹا اور بڑا چاہتا تھا۔ کہ میں ہی سب سے پہلے اس خدمت کے لئے آگے بڑھوں۔ اور ان جانے والے سرفروشوں میں میرا ہی نام قبول کیا جائے۔ ہر طرف سے آوازیں بلند ہونا شروع ہو گئیں۔ "حضور میں حاضر ہوں" "مجھے بھیج دیجئے" "یا حضرت مجھے حکم دیجئے" "حضرت میری درخواست قبول ہو" "آقا غلام حاضر ہے"۔ حضور نے فرمایا کہ جو احباب درخواست کرتے ہیں۔ وہ اپنا نام لکھ کر دیں۔ اسپر کاغذوں اور پنسلوں کی تلاش ہوئی۔ کوئی کاپی پھاڑتا ہے۔ کوئی کتاب کا گوشہ۔ کوئی لفافہ کی ایک کتر لیکر اسی پر نام لکھ رہا ہے۔ کاغذ کافی نہیں۔ تو ایک ایک پرزہ پر دو دو نام لکھے جا رہے ہیں۔ جب اس طرح بھی جوش نہیں تھمتا۔ اور کاغذ اور قلمیں ختم ہو جاتی ہیں۔ تو اخبارات کے حاشیوں پر فہرستیں مرتب ہوتی جاتی ہیں۔ باپ لکھتا ہے۔ میرا بیٹا حاضر ہے۔ بڑا بھائی اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی عرض کرتا ہے۔ حضور میرے بھائی کو بھی بھیج دیجئے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ خود پیش کرے۔ عرض کی جاتی ہے کہ میں یہاں آنے لگا تھا تو اس کو فلاں کام پر لگا آیا تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ جانے کے لئے تیار ہے۔ جواب صاف ہے کہ ہر ایک اپنے آپ کو خود ہی پیش کرے۔ نام لکھے جا چکتے ہیں۔ رقعے حضرت امام کے ہاتھ میں پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب کو حکم ہوتا ہے۔ کہ جن کے نام بولتا ہوں۔ لکھتے جائیے۔ حضور نام بولتے ہیں۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب نام لکھتے ہیں۔

ہم ۲۵ مارچ کے الفضل کے مدینۃ المسیح میں لکھ چکے ہیں کہ ساٹھ ستر درخواستیں تھیں۔ مگر اب شمار کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک سو انیس احباب نے اسی دن عصر سے پہلے جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔ منتخبہ احباب کی فہرست مرتب ہو گئی۔ حضور نے فرمایا۔ کہ اب میں پہلے ان احباب کے نام سناتا ہوں۔ جن کے رقعے مجھے پہنچ چکے ہیں۔ چنانچہ پہلے سب پیش ہونے والوں کے نام سنائے گئے اور پھر ان کے جن کو منتخب کیا گیا تھا۔ یہ بیس احباب الگ تھے اور اس تار کے آنے سے پہلے ہی دو احباب کے بھیجے جانے کی تجویز منظور ہو چکی تھی۔ یعنی ایک جناب مولوی چودہری محمد عبد السلام خان صاحب کاٹھ گڈہی فاضل ہندو مترجم اور دوسرے جناب مولوی عبد الصمد صاحب بٹالوی مصنف "بہنہ کلنک اوتار" ان دونوں نے اسوقت بھی نام پیش کئے اور وفد کے ساتھ ان کو بھی تیاری کا حکم دیا گیا۔

اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی جانے والوں کے لئے۔ غازیوں کے لئے۔ اور جو وہاں ہیں۔ ان کے لئے ان کے لئے بھی جنھوں نے کسی نہ کسی وجہ سے اپنے نام نہیں پیش کئے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی خدمت دین کی توفیق دے۔ ان کے راستہ سے روکیں جس قسم کی بھی ہوں۔ دور کرے۔ دعا دیر تک ہوتی رہی۔ مجلس برخاست ہو گئی۔ جانے والے خوش تھے کہ خدمت دین کے لئے جا رہے ہیں۔ اور وہ جنھوں نے نام تو پیش کئے تھے مگر ضرورت پوری ہونے یا کسی اور وجہ سے ان کو اس دفعہ انتخاب نہیں کیا گیا۔ اداس تھے۔ چنانچہ ایک کی زبان سے یہ شعر نکلا۔

یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محو نالہ جرس کارواں رہے

گو اپنی قسمت کا فیصلہ سنکر اداس تھے۔ کہ ان کو سبقت کا موقع نہ ملا۔ لیکن ان بھائیوں کی خوش قسمتی پر خوش تھے۔ کہ یہ جانیوالے ہمارے ہی بجائے جو میدانِ مقابلہ کی پہلی صف میں کام کرینگے۔ چنانچہ ہر طرف سے جانیوالوں کو مبارکباد د مبارکباد دیجاتا تھا۔ گلے لگائے جاتے تھے۔ دعاؤں کی درخواست کی جاتی تھی کہ جانیوالوں کے لئے دعائیں کہ جو ابھی نہیں جاسکے وہ بھی جلد خدمت کیلئے آگے بھیجے جائیں۔ جانیوالے نشۂ خدمتِ اسلام میں مست تھے۔ احباب سے ملتے تھے۔ اور خوش ہوتے تھے۔ اپنی فرخندہ فالی پر پھولے نہیں سماتے تھے۔ غرض ایک کیفیت تھی۔ جس کے الفاظ متحمل نہیں ہو سکتے ہیں۔ ہاں آنکھوں نے اس نظارہ کو دیکھا۔ اور دل پر تصویر کھینچ دی ؛

مبارک سلامت کا شور ختم ہوا۔ جانیوالے تیاری کرنے کے لئے گھروں کو چلے گئے۔ اور دو بجنے سے پہلے مسجد مبارک کے نیچے جمع ہونا شروع ہو گئے۔ ان لوگوں میں ایسے بھی تھے۔ جن کا سفر قلیوں کے سہارے ختم ہوا کرتا تھا۔ مگر اب ان کے سامان کے مختصر ہونے کی یہ حد تھی۔ کہ ایک نیچے بچھانے کا کپڑا اور چند پہننے کے کپڑے جو وہ بھی عموماً بستر ہی میں بندھے ہوئے تھے۔ یا چند ضروری کتابیں تھیں۔ ہاں اکثر نے قرآن کریم گلے میں حمائل کئے ہوئے تھے۔ اتنے میں عصر کا وقت آ گیا مسجد مبارک نمازیوں سے پر ہو گئی۔ اور اوپر چھت پر بھی صفیں بن گئیں۔ نماز حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے پڑھائی اور مسجد کے نیچے کا چوک احباب قادیان سے معمور تھا اسلئے کہ جانیوالے قافلہ کی مشایعت کریں۔ چنانچہ سالارِ اسلام اپنے عزیز غلام کو رخصت کرنے کے لئے مکان سے نکلا۔ اور آدمیوں کے دریا میں لہریں پیدا ہو گئیں۔ اور وہ سب سے آگے تھا۔ اب جوش و عقیدت۔ محبت و اخلاص کا یہ عالم تھا کہ آدمی پر آدمی گرا پڑتا تھا۔ سب کی کوشش یہی تھی کہ میں ہی اپنے مطاع و امام کے پاس رہوں۔ چونکہ حضور تیز ہی قدم سے چلتے تھے۔ اس لئے احباب کو بھی تیز قدم چلنا پڑتا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ کوشش بھی پیہم جاری تھی۔ کہ ہر ایک آگے بڑھے۔ اور حضور کی باتیں سنے۔ اس لئے گرد اُٹھتی تھی۔ اور آسمان پر گرد سے ایک بادل سا بن گیا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ اس سے حضور کو تکلیف تو ہوتی تھی۔ مگر اخلاق کی عظمت دیکھئے۔ کہ ان محبت کے پروانوں کی طرف اس نظر سے دیکھا بھی نہیں کہ ان کے دل چھوٹے نہ ہو جائیں ؛

ڈیڑھ پونے دو میل کا راستہ اسی طرح ختم ہوا۔ اثناءِ راہ میں حضور نے بعض نصائح ارشاد فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق دے ؛

موڑ کے کنوئیں پر پہنچ گئے۔ حلقہ بن گیا۔ سالارِ اسلام حلقہ کے اندر کھڑا ہو گیا۔ احباب کو بٹھلا دیا گیا۔ جانے والے حلقہ کے اندر بلا کر بٹھلا دئے گئے۔ قادیان کی طرف منہ کر کے جو دیکھا۔ تو دور تک سفید پگڑیاں ہی پگڑیاں حرکت کرتی نظر آتی تھیں۔ انتظار کیا گیا۔ کہ سب احباب جمع ہو جائیں۔ جانیوالوں کے امیرِ وفد نے حاضری لی۔ تو معلوم ہوا کہ دو تین ابھی پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ ان کو باآوازِ بلند پکارا گیا۔ وہ بھی آ گئے۔ اور حلقہ میں بیٹھ گئے۔ وقت تنگ ہو رہا تھا۔ الوداع کہنے کے لئے موڑ پر آنے والوں کا سلسلہ ابھی جاری تھا۔ اس لئے حضور نے اللہ کی حمد کے ساتھ وعظ شروع فرمایا۔ جس میں خدا تعالےٰ کا شکر کرنے کی تلقین کی۔ اور بتایا کہ الحمدللہ کہنے کے ہم ہی مستحق ہیں۔ کہ ہمیں اس کے دین کی خدمت کا موقع ملتا ہے۔ پھر دعائیں بکثرت کرنے پر زور دیا۔ کہ بغیر خدا سے استعانت کے کوئی کام نہ بابرکت ہوتا ہے نہ مفید۔ نہ اس میں کامیابی یقینی ہے۔ بتایا کہ تم کمزور ہو۔ مگر اس زور آور سے پیوند کرو۔ کہ آسمان سے قوت پاؤ۔ چونکہ آریہ اخبارات نے اب بطور پیش بندی ایک نئی شرارت شروع کی ہے یعنی لکھتے ہیں۔ کہ احمدی ہر جگہ فساد پر آمادہ ہیں۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے۔ کہ کوئی بھی شہر نہیں۔ جس میں احمدیوں کی تعداد نہایت ہی اقل قلیل نہیں ہے۔ حتےٰ کہ سینکڑوں سے زیادہ کسی بھی شہر میں نہیں۔ اور یہ بھی دو تین شہر ہیں۔ ورنہ پنجاب جو احمدیوں کا مرکز ہے۔ اسمیں بھی اکثر شہروں میں بہت تھوڑی تعداد میں احمدی آباد ہیں۔ رہے دیہات۔ ان کی بھی یہی حالت ہے۔ اگر شمار کیا جاوے تو بمشکل ایک دو ہی ایسے دیہات ہونگے۔ جن کے رہنے والے سارے کے سارے احمدی ہوں۔ اور بیس تیس ایسے گاؤں ہونگے۔ جن میں نصف یا نصف سے زیادہ احمدی ہونگے ورنہ دیہات میں بھی احمدیوں کی تعداد دیگر اقوام کی نسبت کم ہے۔ برخلاف اس کے ہندوؤں کی ہر جگہ کثرت ہے۔ اور مال و دولت کے لحاظ سے احمدی تو کیا دیگر مسلمانوں پر بھی ان کو تفوق حاصل ہے ؛

دوسرے احمدی جماعت اپنے کیرکٹر کے لحاظ سے کس قسم کی ہے؟۔ اس کو دوست و دشمن سب جانتے ہیں۔ ان کو فساد سے بچنے اور شرارت کے مقابلہ میں شرارت نہ کرنے کی تعلیم زور سے دیگئی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ جماعت کا اس پر عمل ہے۔ مخالفین کی سختیوں کا مقابلہ نرمی سے کرتے ہیں۔ ان کے پتھروں کا جواب ہنس کر اور نرم باتوں سے دیتے ہیں۔ ان کی گالیوں کے جواب میں دعائیں دیتے ہیں۔ یہی ایک رمز ہے۔ جس کی وجہ سے احمدی جماعت دن دُونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور انشاءاللہ کریگی۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مشہور مصرعہ کے مطابق۔ ع

پیار و آموختہ درسِ وفا خام نہ ہو

جانے والوں کو سختیوں پر صبر کرنے۔ ظالمانہ دست درازیوں کا مقابلہ نہ کرنے کا

وعظ کیا۔ .. ..

.. .. اور کہا۔ کہ مار یں کھانا۔ مگر ہاتھ نہ اٹھانا۔ گالیاں سننا اور دعائیں دینا۔ کہ اسی میں تمہاری کامیابی ہے۔ تقریر کا یہ حصہ بڑا ہی پرزور اور رقت انگیز تھا۔ (یہ تقریر آئندہ انشاء اللہ شائع ہوگی۔) اور آخر میں فرمایا کہ قاعدہ ہے رخصت ہونے والے عزیزوں کو تحفہ دیا جاتا ہے۔ میں نے چاہا کہ میں بھی تحفہ دوں۔ اس لئے ہمارے گھر والوں (جس میں حضرت ام المومنین اور حضرت اقدس مسیح موعود کی ہر دو صاحبزادیاں اور حضرت امام کے اہلبیت وغیرہ سب شامل ہیں۔) نے للّٰہ دئے ہیں۔ جوان عزیزوں کے صدقہ کے طور پر بھائی عبدالرحیم صاحب کے سپرد کرتا ہوں۔ کہ آپ راستہ میں خیرات کریں۔ اور وہاں کی بعض خیراتی ضروریات میں بھی صرف کریں۔ اس پر تمام احباب نے کچھ نہ کچھ اس صدقہ میں حصہ لیا۔ ہر ایک شخص ماحضر اپنے امام کے ہاتھ میں دیتا تھا۔ اور حضور جزاک اللہ کہکر قبول فرماتے۔ اور اپنے ہاتھ سے امیر وفد کے دامن میں ڈالتے جاتے تھے۔ کسی نے نقد دیا۔ کسی نے رومال کسی نے بٹوا۔ کسی نے چاقو۔ بعض نے خرما پیش کئے۔ ایک احمدی بزرگ نے مبلغین کے لئے تین چار سیر وزن کی مٹھائی بطور ناشتہ پیش کی۔ یہ رقم جو بطور صدقہ جمع ہوئی مبلغ دو صد روپیہ کے قریب تھی۔ اس کے بعد حضور نے دیر تک قافلہ کے لئے دعا فرمائی۔ آنکھیں پرنم تھیں۔ قلوب سینوں میں عرش الہی کے سامنے سجدہ ریز تھے۔ بعض احباب جو کسی وجہ سے نہ جاسکتے تھے آہیں بھرتے اور روتے تھے۔ دعا کے بعد سب کو سکینت ہوئی امام محترم نے ارکان وفد سے مصافحہ کیا۔ اور ان کو رخصت کرنے کے لئے سڑک پر آگئے۔ احباب سڑک پر دو رویہ کھڑے ہوگئے۔ قافلہ والے احباب کی صفوں سے پرے گزر اپنے امام کی نگاہوں کے آگے کھڑے ہوگئے۔ حکم ہوا کہ قافلہ چل پڑے۔ سب با آواز بلند السلام علیکم کہکر سفر پر روانہ ہوگئے۔ قائد حزب اللہ اپنے فرزندوں کو ٹکٹکی لگائے دیکھتا۔ اور دعائیں کرتا رہا۔ جب تک کہ قافلہ نظر سے اوجھل نہ ہوگیا۔ واپسی اسی طریق پر عمل میں آئی۔ جیسا کہ پہلے قافلہ کے وقت تھی۔ یعنی چار چار کی لائنیں بنادی گئیں اور قصبہ میں داخل ہوتے ہوئے دو دو کی۔ فالحمد للہ

یہ ہے جماعت جس کو دنیا کافر کہتی اور نعوذ باللہ دجال کی جماعت کہتی ہے۔ کیا اس کی نظیر ہے کہ کوئی جماعت خدمت دین کے لئے اس جوش سے آگے بڑھتی اور ان کا امام اس والہیت کے ساتھ ان کو خدمت کیلئے آگے بڑھاتا ہو۔ اگر بے توجیش کی جائے۔ پیسہ لیکر کام کرنے والے تو مل سکتے ہیں۔ مگر ایسے لوگ کہاں سے ملینگے۔ جن میں سے ہر ایک اس شرط کے ماتحت جاتا ہو کہ نہ خود ایک پیسہ لیگا نہ اپنے بچوں کے لئے لیگا۔ بلکہ اپنی ضروریات بھی خود مہیا کریگا۔ اور اپنے گھر والوں کی بھی اور پھر کام اس طرح کریگا۔ جس طرح زرخرید غلام بھی نہیں کرتا۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ یہ جماعت ایک صادق کی جماعت ہے۔ صلی اللہ علیہ وعلی مطاعہ علیہ السلام

سات کروڑ مسلمانوں کے متعلق ہندوؤں کے ارادے

آریہ اخبار پرتاب میں شنکراچاریہ صاحب کا فتویٰ شائع ہوگیا ہے کہ صرف ان چھ سات لاکھ مسلمانوں کو چھوڑ کر جو ان کے خیال میں پھر قوم ہندو سے آئے ہوئے ہیں۔ باقی سات کروڑ کے سات کروڑ مسلمانوں کو شدھ کرکے ہندو مذہب میں ملانے کی کوشش ہونی چاہیئے ان کا یہ ارادہ ظاہر کرتا ہے کہ مسلمان ملکانہ راجپوتوں میں ارتداد پھیلانے میں دیانندیوں کی کامیابی دیکھکر قدیم ہندوؤں کی کس قدر امیدیں بڑھ گئی ہیں۔ ان کا ارادہ قابل قدر ہے۔ ان کو ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ مگر یہاں ایک سوال ہوتا ہے کہ آیا ان کا مذہب بھی اس کی اجازت دیتا ہے یا نہیں۔ اگر مذہبی اجازت ہے تو یہ سات لاکھ کیوں چھوڑے جائیں اگر اجازت نہیں پھر ایک بھی مسلمان ہندو نہیں بنایا جاسکتا۔ بہر حال ان کے مذہب کی کچھ بھی آگیا ہو۔ مگر ان کا ارادہ یہی ہے اور ہونا چاہیئے۔ کہ وہ مسلمانوں کو ہندو بنائیں لیکن یہ تو بتائیں کہ کیا اب بھی مسلمان سوراج ہی کے خواب دیکھتے رہینگے۔ اور اپنے خطرے میں پڑے ہوئے بھائیوں کو بچانے کی کوشش نہیں کرینگے۔ اور ہندوستان میں حفاظت و اشاعت اسلام کی طرف احمدی جماعت کی طرح متوجہ نہیں ہوں گے۔ اگر متوجہ ہوں تو ان کیلئے مبارکی ہے۔ ورنہ خوف ہے کہ ان کی غفلت کے نتیجہ میں سپانیہ کے منظر بھار بالفظ

غیر احمدیوں کے جلسہ کی روئداد

مولوی بدرالاسلام دیوبندی کا لیکچر

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۰ ۔ ۔ ور تاریخ دیوبندیوں کے قائم مقام بدرالاسلام نے حیات مسیح پر لیکچر دیا۔ جس میں اس نے کوشش کی کہ حیات مسیح پر ہماری طرف سے جو اعتراض کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے جواب دے۔ لیکن وہ جواب کیسے معقول اور مدلل تھے۔ اس کا اندازہ ذیل کی سطور سے لگایا جاسکتا ہے۔

حیات مسیح کے متعلق لچر دلائل

ہم حیات مسیح کے قائلین سے جو یہ پوچھا کرتے ہیں۔ کہ جب خدا تعالیٰ نے سب انبیاء کو جن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے عظیم الشان اور کل نبیوں کے سردار کو وفات دیدی۔ تو حضرت مسیح کو کیوں آج تک زندہ رکھا ہوا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ سے اتفاقاً حضرت مسیح ایک خاص انسان پیدا ہوگئے تھے۔ اور ان جیسا انسان پھر خدا تعالیٰ نہ بنا سکتا تھا۔ کہ ان کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ آخر ان کو زندہ رکھنے کی کوئی وجہ ہونی چاہیئے۔

اس کے متعلق اول تو دیوبندی مولوی نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایسے اعتراض ہی کیوں کئے جاتے ہیں پہلے مسلمان تو ایسے تھے۔ کہ اگر دن کو رات اور رات کو دن کہا جاتا۔ تو بلا عذر تسلیم کر لیتے تھے۔ لیکن اب ایسا زمانہ آیا ہے کہ دن کو دن ثابت کرنے کیلئے دلائل دینے پڑتے ہیں۔

اس کے بعد دن کو دن ثابت کرنے کے لئے مولوی مذکور نے جو دلائل دئے۔ وہ یہ تھے۔ کہ میں پوچھتا ہوں گوشت ہڈیاں۔ چمڑا۔ خون۔ بال یہ سڑنے اور مٹی ہو جانے والی چیزیں ہیں یا نہیں۔ ان چیزوں کو اگر خدا تعالیٰ نے ہزاروں برس محفوظ رکھے۔ تو یہ اس کی

کا علاج نہ ہوگا۔ ہوائی جہازوں نے اس کو مشتبہ کر دیا ہے اگر کوئی شخص ہوائی جہاز کے ذریعہ اڑتا ہوا دمشق کے منارہ پر آ بیٹھے۔ اور کہے میں آسمان سے اترا ہوں۔ تو مسلمان کس طرح فیصلہ کر سکینگے۔ کہ آسمان سے نہیں اترا۔

مولوی مذکور کا لیکچر اسی قسم کی بے ہودہ باتوں سے پُر تھا۔ اور اسی سے ظاہر ہو رہا تھا۔ کہ جن لوگوں کے علماء کی یہ حالت ہے۔ وہ اگر اسلام کو خیرباد کہکر آریہ یا عیسائی ہو جائیں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں ٭

مولوی ثناء اللہ کا لیکچر

مولوی ثناء اللہ نے اس دفعہ اپنا سارا ایک لیکچر حیدرآباد کے سفر کے ذکر کے لیئے وقف رکھا۔ جو سراسر جھوٹے اور مبالغہ آمیز واقعات کی آمیزش سے پُر تھا۔ اور بڑا زور اسبات پر دیا۔ کہ مجھے وہاں احمدیوں کے متعلق لیکچر دینے پر اسقدر کامیابی ہوئی۔ کہ والیئے دکن سے ملاقات ہو گئی ٭

حضور نظام سے ملاقات

اس ملاقات کا ذکر مٹک مٹک کر اور ناز و نخروں سے اس نے اسطرح کیا کہ مجھے اطلاع دی گئی کہ حضور ۳۰۔ رجب کو ملاقات کرینگے۔ مگر چونکہ مجھے قادیان کے جلسہ پر آنا تھا۔ میں نے کاغذ کا ایک معمولی پُرزہ لیکر لکھ دیا۔ کہ میں ایک بڑی اسلامی خدمت کے لیئے جانیوالا ہوں۔ اس لیئے جلدی ملاقات کا انتظام کیا جائے۔ اگرچہ اسوقت حضور نظام کو بڑا کام ہے۔ برار کا جھگڑا شروع ہے۔ مگر جب میری چِٹھی پیش ہوئی تو ٹیلیفون کے ذریعہ مصاحب کو اطلاع ملی کہ صبح ۹ بجے مولوی صاحب کو لیکر ملاقات کے لیئے آؤ۔ دوسرے دن جب گیا۔ تو نہ میں نے نذرانہ پیش کیا۔ اور نہ جھک کر سلام کیا۔ بلکہ اکڑکر کہا۔ السلام علیکم۔ جس کا جواب ملا وعلیکم السلام۔ وہاں کا قاعدہ ہے۔ کہ خواہ کوئی کتنا بڑا آدمی جائے۔ کھڑا ہو کر باتیں کرتا ہے۔ مگر میرے لیئے پہلے ہی کُرسی بچھی ہوئی تھی۔ میں حضور نظام کے گھٹنے سے گھٹنا ملا کر بیٹھ گیا۔ اور پون گھنٹہ تک خلوت میں ملاقات کی۔ کیونکہ حضور نظام نے سب مصاحبین کو کہہ دیا تھا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ اسوقت میں نے مرزا صاحب کی پوری تعلیم حضور نظام کے کانوں میں ڈالدی۔ پونے گھنٹہ کے بعد حضور نظام نے ایک مصاحب کو بلایا۔ اور گاڑی کا پوچھا کہ تیار ہے اور پھر مجھے کہا۔ مولوی صاحب۔ میں آپ کی ملاقات سے خوش ہوا۔ بس یہی الفاظ تھے۔ جو مجھے اچھی طرح یاد ہیں اور پھر میں واپس آ گیا۔ آخر جب میں حیدرآباد سے چل پڑا۔ اور سٹیشن پر پہنچ کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔ اور گارڈ نے سیٹی بجا دی۔ تو حضور نظام کا ہرکارہ ایک بڑا لفافہ لیئے دوڑتا ہوا آیا۔ اسمیں کیا لکھا تھا۔ وہ میں بتانا نہیں چاہتا۔

تھوڑی دیر بتانے سے انکار کرکے اور ناز و نخرے دکھا کر کہا۔ اس میں لکھا تھا۔ مولوی ثناء اللہ کو اطلاع ہو۔ کہ رجب کی پہلی تاریخ سے ہر مہینہ ان کو یہ پہنچا کرے گا۔ اب میں یہ نہیں بتاؤں گا کہ کیا پہنچا کریگا۔

پھر کہا۔ چونکہ مجھے تنگ کیا جا رہا ہے کہ بتا دوں۔ اسلیئے بتاتا ہوں۔ کہ سو روپیہ پہنچا کریگا۔ مجھے اس روپیہ کی کوئی خوشی نہیں۔ بلکہ یہ خوشی ہے کہ حضور نظام کے کانوں میں مرزا صاحب کی جو تعلیم پہنچائی۔ وہ خدمت خدا نے قبول کی۔ اور اس کے صلہ میں یہ رقم ملی۔

آزاردہی پر فخر

اسکے بعد حیدرآباد کے عوام نے مولوی ثناء اللہ کے اشتعال دلانے پر احمدیوں کو جو تکلیفیں پہنچائیں۔ لوگوں کو لیکچر دینے سے روکا۔ جلسوں پر پتھر پھینکے۔ اس کا ذکر فخریہ طور پر کیا۔

مباحثہ سے فرار

پھر دوسری دفعہ ہمارے اشتہارات کا جواب دینے کے لیئے اُٹھا۔ اور صرف مباحثہ کی دعوت کے اشتہار کے متعلق کہا کہ یہاں نہیں۔ بلکہ بٹالہ مباحثہ ہونا چاہیئے۔ اور منصف مقرر ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر مباحثہ نہیں ہو سکتا۔ باقی اشتہارات جن میں نہایت اہم اور ضروری سوال کیئے گئے تھے۔ ان کو بالکل ہضم کر گیا ٭

حیدرآبادی وظیفہ کے متعلق مطالبہ کا جواب

دوسرے دن اس اشتہار کے جواب میں جو اس کے پہلے دن کے اس بیان کے متعلق تھا کہ سو روپیہ مجھے اس خدمت کے صلہ میں ملا ہے۔ جو میں نے مرزا صاحب کی تعلیم پیش کرنے کے متعلق کی ہے۔ کہنے لگا۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ مجھے یہ روپیہ اس خدمت کے صلہ میں ملا ہے۔ ہاں وہاں لوگوں نے یہی سمجھا۔ کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ ثناء اللہ نے یہاں آکر کوئی پولیٹیکل کام تو نہیں کیا۔ اور نہ کوئی سلطنت کا کام کیا ہے۔ اگر کچھ کیا ہے۔ تو احمدیوں کو جواب ہی دیئے ہیں۔ اور مرزا صاحب کی تعلیم پیش کی ہے۔

رہی یہ بات کہ حضور نظام میرے کسی لیکچر میں شامل ہوئے ہیں یا نہیں۔ میں نے ان کو نہیں دیکھا۔ ہاں سُنا تھا۔ کہ جس دن محسن الملک کی کوٹھی میں میرا لیکچر ہوا۔ اسمیں حضور چپکے سے آکر بیٹھ گئے تھے ٭

بقیہ اشتہارات

مناظرہ کے متعلق پھر کہا کہ منصف مقرر کرکے اور دوسری شرائط طے کرکے بٹالہ میں کر لو۔ اسپر ہماری طرف سے کہا گیا کہ یہیں ٹھیرو۔ تمہارا جلسہ ختم ہو گیا ہے۔ مباحثہ کا سارا انتظام ہم اپنے ذمے لیتے ہیں۔ اس کے متعلق کہا کہ امرتسر کے قریب ایک جگہ ہے۔ جہاں لوگ اپنے اپنے چھتر لاکر لڑاتے ہیں۔ اس طرح میں امرتسر سے آجاؤں گا تم یہاں سے آجاؤ۔ اور بٹالہ میں مباحثہ ہو۔

ایک قلمی اشتہار میں کسی نے مولوی ثناء اللہ سے پوچھا تھا کہ آپ باوا نانک کو کیا سمجھتے ہیں۔ اس کے متعلق کہا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ اور یہ کہکر اس اشتہار کو پھاڑ کر پھینک دیا۔ پھر خود ہی ندامت محسوس کرکے کہا۔ ہم ان کو مسلمان نہیں کہتے کہ خالصہ صاحبان ہم سے ناراض ہوں۔ ہم تو ان کو خدا کا بھگت اور صوفی کہتے ہیں۔

فتنہ ارتداد کے متعلق اشتہار کا جواب

فتنہ ارتداد کے متعلق جو اشتہار تھا۔ اس کو لیکر کہا

لے حضور نظام کو تو جھک کر سلام نہ کیا۔ مگر مہاراجہ کشن پرشاد کی دعوت کے موقعہ پر کیوں فرشی سلام کیا۔ یہ منظر دیکھنے والے بہت سے ہیں۔ پس اسی پر اس کا قیاس ہو سکتا ہے ٭

مجھے اہلحدیثوں سے دو لاکھ روپیہ اس کام کے لئے جمع کرنے کو کہا گیا ہے۔ اور ایک سو مبلغ دینے کے لئے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حضور نظام کا وظیفہ اسقدر جمع ہوئے۔ تو دیدوں گا۔ باقی جس قدر مجھ میں طاقت ہے اتنی خدمت کرنے کو تیار ہوں۔ تم لوگ اپنے آدمی ہمارے ساتھ کر دو۔ اور چل کر دیکھ لو۔ چھوٹا نہیں کام کرتے ہیں۔ باقی اس کام کے لئے آدمی اور روپیہ دینے کا مقابلہ ایسا ہی ہے۔ جیسے ایک آدمی کہے کہ میں انگریزی جانتا ہوں۔ تو دوسرا آدمی اسے کہے۔ میں موچی ہوں۔ آؤ میرے مقابلہ میں جوتی گانٹھو۔ اگر کمیٹی اسنے میرے متعلق فیصلہ کیا۔ تو میں چلا جاؤں گا۔ ورنہ جو تجویز ہوگی اس کے مطابق کام ہو گا۔ اگر تم لوگ خالص اسلام کی تبلیغ کرو۔ تو ہم تمہارے جھنڈے کے نیچے کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر تم دودھ میں سرکہ ڈالو۔ تو ہمیں تمہارے خلاف کھڑا ہونا پڑیگا۔ دیکھو خواجہ صاحب نے وہ رستہ اختیار کیا ہے۔ جو ہم کہتے ہیں تو ان کو بھوپال اور حیدرآباد سے امداد مل رہی ہے مسلمان بھی چندے دیتے ہیں۔ اور میری سفارش پر جونا گڑھ کے ذریعہ کی گئی۔ ان کو برہما سے پچاس ہزار روپیہ ملا۔ ان کو روپیہ دینے کے متعلق میں نے اہل حدیث میں بھی فتوے شائع کر دیا ❊

شکریہ حکام

جلسہ کے خاتمہ پر مولوی ثناء اللہ نے کھڑے ہو کر حکام کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے جلسہ کی اجازت دی۔ اور منتظم افسروں کی تعریف کی۔ کہ انہوں نے اچھا انتظام کیا۔ اور پھر کہا کہ قادیان کی انجمن کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جس نے مرزا صاحب کی پیشگوئی یاتون من کل فج عمیق کے پورا کرنے کا سامان کیا۔ مگر تعجب ہے۔ کہ احمدی احباب ہم لوگوں کو روکتے کیوں ہیں؟

اسپر کہا گیا کہ اصحاب الفیل کو مکہ میں داخل ہونے سے کیوں روکا گیا تھا؟

غیر احمدیوں کے جلسہ کی یہ کارروائی ہم نے اسقدر تفصیل کے ساتھ لکھ دی ہے کہ اتنی مفصل وہ خود بھی نہ لکھ سکیں گے۔ تاہم اسکے علاوہ بعض خاص باتیں جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے بھی قلمبند کی ہیں۔ جو آئندہ درج کی جائینگی ❊

غیر احمدیوں کے جلسہ کا نتیجہ

ہم نے غیر احمدیوں کے مشہور مشہور مولویوں کے لیکچروں کا اس وقت ذکر کیا ہے۔ ان کے علاوہ کئی ایک اور لوگوں نے بھی ہمارے خلاف بدزبانی اور بیہودہ سرائی کی۔ اور سب نے ملکر تین دن رات ایڑی سے لیکر چوٹی تک سلسلہ کے خلاف زور لگایا گلے پھلا پھلا کر جھوٹ اور افترا کے طومار باندھے غلط بیانیوں اور دھوکہ دہیوں سے عوام کو بدظن کرنے کی کوشش کی۔ لیکن باوجود اس کے کیا وہ سلسلہ کو ایک ذرہ بھر بھی نقصان پہنچا سکے ہرگز نہیں۔ اور قطعاً نہیں۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ بڑی کوشش اور سعی سے دس بارہ سال کا ایک لڑکا پیش کیا گیا۔ کہ یہ احمدیت سے تائب ہوتا ہے۔ اور جب ہماری طرف سے اس کے احمدی ثابت کرنے پر دو سو روپیہ دینے کا اعلان کیا گیا۔ تو بہانہ بنا کر ٹال دیا۔ اس کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک خاصی تعداد ہمارے امام کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئی۔ ان بیعت کرنے والوں کے نام معہ پتہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ولی محمد صاحب - بھینی بانگر - ضلع گورداسپور
(۲) محمد شریف صاحب - قادیان 〃 〃
(۳) محمد شریف صاحب نمبر۲ 〃 〃 〃
(۴) گلاب خان صاحب - خان فتح 〃 〃
(۵) داد علی صاحب - 〃 〃 〃 〃
(۶) ناظر علی صاحب - کھوکھر 〃 〃
(۷) سبحان علی صاحب - سیبے ہالی 〃 〃
(۸) علی محمد صاحب - کھوکھر کھجور والے۔
(۹) میاں فتح صاحب - کوٹلہ نواب صاحب
(۱۰) امام بخش صاحب - اٹھوال - ضلع گورداسپور
(۱۱) علم دین صاحب - نواں پنڈ ترکھاناں 〃 〃
(۱۲) محمد شریف صاحب - سرساوالی - ضلع گورداسپور
(۱۳) عبد اللہ صاحب - تلونڈی جھنگلاں - ضلع گورداسپور
(۱۴) فضل الدین صاحب - گڑھی افغان 〃 〃
(۱۵) میاں برکت صاحب - ننگل باغباناں 〃 〃
(۱۶) محمد خان صاحب - بلھڑوال 〃 〃
(۱۷) محمد شریف صاحب - شکار - ضلع گورداسپور
(۱۸) فضل دین صاحب - 〃 〃 〃 〃
(۱۹) عمر دین صاحب - خان فتح 〃 〃 〃
(۲۰) مولا بخش صاحب - ننگل 〃 〃 〃
(۲۱) غلام احمد صاحب - کھتالہ 〃 〃 〃
(۲۲) میاں خان صاحب - خان فتح 〃 〃 〃
(۲۳) عطار ربی صاحب - راجو والی - ضلع گورداسپور
(۲۴) رحیم بخش صاحب - چھاؤنی لاہور
(۲۵) نور الدین صاحب - ریشانگری - کشمیر
(۲۶) رمضان علی صاحب - قادیان دارالامان
(۲۷) غلام محی الدین صاحب - قادیان 〃 〃
(۲۸) نیک محمد صاحب - بھاوڑے والا
(۲۹) چراغ الدین صاحب - خان فتح - (گورداسپور)
(۳۰) حیات محمد صاحب - تلونڈی جھنگلاں 〃 〃
(۳۱) علی احمد صاحب - بھینی بانگر 〃 〃
(۳۲) الہ دین صاحب - موضع کھارا 〃 〃
(۳۳) نجم الدین صاحب - بٹالہ - ضلع گورداسپور
(۳۴) عبد الغنی صاحب - ریشانگری - کشمیر
(۳۵) غلام حیدر صاحب - دھاریوال - ضلع گورداسپور

یہ غیر احمدیوں کے اس سال کے جلسہ کا نتیجہ ہے اور اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی کوششیں اور مخالفتیں سلسلہ حقہ کی ترقی کے راستہ میں پرِ پشہ جتنی بھی وقعت نہیں رکھتیں۔ بلکہ لوگوں کو اور زیادہ احمدیت کی طرف متوجہ کر رہی ہیں۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

نوٹ:۔ مندرجہ بالا اصحاب نے ۱۹ مارچ کو غیر احمدیوں کے جلسہ کے خاتمہ پر حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کے بعد مسجد اقصیٰ میں بیعت کی تھی ❊

سٹروعہ میں ۳۹ اشخاص کے ارتداد کی خبر غلط

ثابت کرنے والے کو بیس ۲۰ روپے انعام

قادیان میں غیر احمدیوں کے جلسہ پر ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ سٹروعہ ضلع ہوشیارپور میں احمدیوں غیر احمدیوں کا ایک مباحثہ ہوا۔ جس کے نتیجہ میں ۳۹ اشخاص نے احمدیت سے ارتداد اختیار کیا۔ چند نام بھی رسالہ تائید الاسلام اور اہل سنت والجماعت امرتسر نے چھاپے ہیں۔ اور مع اہل و عیال کے پردے میں بیان کیا ہے۔ کہ یہ کل ۳۹ ہو گئے ہیں۔

ہم سٹروعہ کے رہنے والے ہیں۔ ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتے ہیں کہ یہ خبر بالکل جھوٹ اور محض افتراء ہے۔

ان نامبردہ اشخاص میں سے پانچ بھی ایسے نہیں جو اس مباحثہ سے قبل احمدیوں میں شامل تھے۔ نہ تو یہ لوگ احمدیوں کے ساتھ کبھی نماز باجماعت میں شریک ہوئے نہ چندہ دیا۔ بعض ان میں سے وہ ہیں۔ جو طاعون ۱۹۰۲ء کی شدت سے متاثر ہو کر ادعٰ لنا ربک بما عہد عندک کے مصداق بنے۔ مگر بعد ازاں قطعاً جماعت سے کوئی تعلق نہیں رکھا۔ اور نہ سلسلہ احمدیہ کے اغراض میں عملی حصہ لیا۔ پس ان لوگوں کو احمدی قرار دینا احمدیت کی ہتک کرنا ہے۔

اگر ان نامبردہ لوگوں میں سے پانچ بھی ایسے آدمی ثابت کر دئے جائیں۔ جو اس مباحثہ سے کم از کم ایک سال پہلے جماعت احمدیہ میں شامل تھے۔ یعنی ان کے ساتھ نماز باجماعت پڑھتے اور چندوں میں حصہ لیتے۔ یا قادیان دارالامان میں آئے۔ تو ہم بیس ۲۰ روپے انعام دیں گے اگر کوئی مرد میدان ہے تو سامنے آئے۔ مباحثہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ حکیم نیر و نور الدین بجا نے کیا مباحثہ کرنا تھا۔ ان کو تو بات بھی کرنا نہیں آتی۔ اور ثناء اللہ علی کو تو قادیان میں سب نے دیکھ لیا۔ کہ وہ ایک فقرہ بھی صحیح نہیں بول سکتا۔

ہمیں بہت افسوس ہے۔ کہ یہ غیر احمدی ملاں افتراء پرداز ی کو ہی اپنا دین و ایمان اور کذب و بہتان کو اپنے مذہب کی ترقی کا موجب جانتے ہیں۔

راقمان

محمد علی خاں طالب علم راجپوت سٹروعہ
نور احمد خاں راجپوت سٹروعہ
فضل احمد خاں راجپوت سٹروعہ
سیکنڈ لفٹننٹ ۲/۱۵ پنجابیز

ناظر بیت المال کا ضروری اعلان

ہر ایک جماعت یہ یاد رکھے۔ کہ زکوٰۃ کا روپیہ حضرت ناظر بیت المال قادیان یا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پتہ پر ہی آنا ضروری ہے۔

چندہ عام اور بقایا کی وصولی میں ابھی ایک بہت ترقی کرنے کی ضرورت ہے۔

ہر ایک فرد جماعت کو چاہیئے۔ کہ کبھی نہ کسی جماعت سے مل کر چندہ ارسال فرما دیں۔ ہر ایک صاحب یاد رکھیں۔ کہ کوپن پر بھیجنے میں تفصیل کے ساتھ اپنی جماعت کا نام لکھا کریں۔ جس جماعت میں رقم جمع کرنی ہے۔

نوٹ:۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ زیور ایک جگہ فروخت کیا گیا۔ تو سونے کا نرخ ۵ روپے فی تولہ زرگر نے دیا۔ جو نہایت کم ہے۔ حالانکہ سونا اگر کتنا بھی خراب ہو۔ اس کا نرخ کم از کم ۱۲ روپے فی تولہ ہے۔

پس احباب زرگروں یا صرافوں یا ایسے دھوکا دینے والوں سے بچکر خوب اچھی طرح سے جانچ پڑتال کر کے اور اطمینان کر کے زیور فروخت کریں۔ ورنہ ناظر بیت المال قادیان کے نام مضبوط ڈبوں میں بند کر کے بھیجدیں۔ اور حسب ہدایات اخبارات تفصیل ساتھ ارسال کی جائے۔

ناظر بیت المال قادیان

خط و کتابت کیلئے چٹ نمبر کا حوالہ دیجئے

منیجر

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

نوٹس

بنام غلام محمد ولد اختیار قادیان سکنہ چک نمبر ۳۳۳ ج۔ب ضلع لائل پور آج واقعہ ۲۰ر فروری ۱۹۲۳ء بذریعہ نوٹس ہذا تم کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ میں نے تم کو اپنا مختار عام بغرض نگہداشت اپنی جائداد منقولہ و غیر منقولہ کیا تھا۔ مگر بجائے نگہداشت کے میری رقم جو میرے چچاؤں کے نام مبلغ ایک ہزار روپیہ کے ڈگری ہوئی تھی۔ وصول کر کے خود ہی ہضم کر گئے ہو۔ علاوہ ازیں میرے راستہ میں کانٹے بو رہے ہو۔ اس لئے بذریعہ نوٹس ہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آج واقعہ ۲۰ر فروری ۱۹۲۳ء سے میری جائداد یا میرے حقوق اراضی یا کسی مقدمہ اراضی یا باقی ماندہ زر ڈگری میں غرضیکہ میرے کسی معاملہ میں آپ کو کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔ کہ آپ میرے مختار عام ہونے کی حیثیت کو پیش کریں۔ آپ کا مختار عام ہونا مجھ نامنظور ہے۔ مورخہ ۲۰ر فروری ۲۳ء

المشتہر:۔ محمد الدین متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان حال وارد چک نمبر ۳۳۳ (ج۔ب) ضلع لائل پور

قابل قدر موقعہ

ہر قسم کا چرمی سامان مثلاً مختلف قسم کے ٹرنک سوٹ کیس ہینڈ بیگ ہینڈ بیگ۔ ہولڈال۔ بستر بند۔ کالر بکس۔ ٹائی کیس۔ پرس۔ بلاٹنگ پیڈ۔ گیٹس پیٹیاں۔ گن کیس ہر قسم اور ہر سائز کے بوٹ شوز مردانے زنانے نہایت عمدہ مضبوط مثل ولایتی [illegible] طلب فرما کر امتحان کیجئے۔ خاکسار الطاف حسین احمدی فنیسی لیدر گڈس مینوفیکچر شعبہ آب شہر میرٹھ

الفضل میں اشتہار دیجئے

کیونکہ یہ احمدیہ جماعت کا مسلمہ آرگن ہے۔ اور اس کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اور بہت دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ نرخ باوجود کثرت اشاعت بالکل واجبی ہے۔ ضمیمہ دو صفحے بالمقطع دس روپے میں روانہ ہو سکتا ہے۔

منیجر الفضل قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نہایت بے نظیر تقریر

چشمۂ صداقت

جس میں نہایت ہی لطیف پیرایہ میں اسلام - ارکان اسلام صلوٰۃ کے معنی نماز کے شرائط رکوع سجود - قیام و قعود کی فلاسفی - قلب اور دماغ کی حقیقت اور ماہیت نفس کے اقسام اور ان کی تفصیل منعم علیہ گروہ کی تفصیل - یعنی نبوت و صدیقیت - شہید - صالحین کی لطیف تفسیر اور تشریح - دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت نزول مسیح کی حقیقت مسیح و مہدی کی پیشگوئی قرب الٰہی کے حصول کے طریق - پیشگوئی کی تفصیل - کلمۃ اللہ کی تشریح انگریزوں کی روحانی ترقی کی ماہیت - انسانی کمال کی حد - آنحضرت صلعم کے معجزات فرضی نادلوں کا اثر - زندہ رسول - سورۃ بقر کی ابتدائی آیات کی لطیف تفسیر ترتیب قرآنی اور وفات مسیح کا بیان - دعا کی قبولیت کا راز - متقی کی تفصیل حقانی واعظ اور دنیادار واعظ میں فرق حضرت ابوبکر رضہ کا مرتبہ و شان وغیرہ وغیرہ کا بیان ہے مختصر یہ کہ تبلیغ اسلام اور احمدیت کے پہلو سے یہ تقریر نہایت جامع اور نافع ہے - ارادہ ہے کہ انگریزی و عربی اور دیگر زبانوں میں اس بے نظیر تقریر کا ترجمہ بھی شائع کیا جاوے - اس کی لکھائی چھپائی نہایت عمدہ کرائی گئی ہے احباب اس کو کثرت سے شائع کریں قیمت ۲ ر بہت جلد منگوالیں -

تبلیغ ہدایت مولفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۱۲ ر

احمدی و غیر احمدی میں فرق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور تقریر بار چہارم نہایت عمدہ طور پر چھپوائی گئی ہے قیمت ۱ ر بغرض تقسیم ۳۰ عدد فی روپیہ

اصلاح خاتون عورتوں کے لئے نہایت دلچسپ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام قیمت ۳ ر

تفسیر والعصر از حضرت مسیح موعود علیہ السلام قیمت ۱ ر بیس عدد ایک روپیہ - سلسلہ احمدیہ کی تمام کتب پتہ ذیل سے طلب کریں

کتاب گھر قادیان

استہار

نیلام اراضی چاہات نیابین واقعہ رقبہ جالندھر شہر

۱ - جالندھر کے چاہات کی اراضی ملکیت سرکار ریاست کپورتھلہ جس میں نہایت اعلیٰ قسم کی قیمتی سبزیاں اور ترکاریاں پیدا ہوتی ہیں - نیلام کی جائیگی چاہات جاری اور نہایت عمدہ حیثیت کے ہیں - بلحاظ پیداوار و آمدنی نہایت نفع بخش ہیں - سرمایہ کو بہترین نفع بخش کاروبار میں لگانے کا نہایت عمدہ موقع ہے - تفصیل ذیل ہے :-

نمبر شمار	نام چاہ	رقبہ	چاہی	غیر مزروعہ	مالگزاری	کیفیت
۱	چاہ سدو والہ	[illegible] ۱۸ کنال	[illegible] ۱۴ کنال	[illegible] کنال	[illegible]	[illegible]
۲	نواں چاہ	[illegible] ۱۷ کنال	[illegible] ۱۵ کنال	[illegible] ۲ کنال	-	
۳	رحمان والہ	[illegible] ۱۷ کنال [illegible]	[illegible] ۴ کنال [illegible]	[illegible] ۱۳ کنال [illegible]	-	
۴	باریاں والہ	[illegible] ۱۹ کنال	[illegible] ۱۹ کنال	[illegible] کنال	-	
۵	تبادلہ والہ	[illegible] ۱۱ کنال	[illegible] ۱ کنال	[illegible] ۱۰ کنال	-	
	میزان	[illegible] ۲ کنال [illegible]	[illegible] ۱۱ [illegible]	[illegible] ۱۱ کنال [illegible]	-	

یہ چاہات متصل کوٹھی راجہ سر ہرنام سنگھ صاحب واقعہ ہیں سوائے چاہات ۳ و ۵ کے باقی یکجا ہیں -

۲ - اراضی زیر نیلام ہر قسم کے بار کفالت سے مبرا ہے -

۳ - املاک کمیٹی حقوق ملکیت کامل رقبہ چاہات مذکور بتاریخ ۱۵ / اپریل ۱۹۲۳ء بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح بمقام چاہ نمبر ۱ سدو والہ نیلام کریگی -

۴ - چاہات کی بولیاں یکجائی کل رقبہ کے لئے یا چاہوار مشترکاً یا منفرداً ہو سکتی ہیں :-

۵ - کمیٹی کسی بولی کے منظور کرنے پر مجبور نہ ہوگی -

۶ - آخری بولی دہندہ سے منظوری خاتمہ بولی پر زر نیلام رقبہ نیلام شدہ کا چہارم اسی وقت وصول کیا جائیگا - باقی ¾ ایک ہفتہ کے اندر داخل ہونا چاہیئے - دخل کل زر نیلام کی وصولی پر دلایا جائیگا - صرف رجسٹری بذمہ خریدار ہوگی بصورت عدم وصولی بقیہ زر چہارم یا بقیہ زر نیلام بولی فسخ ہوگی - اور پیشگی ضبط ہوگی - اور مکرر نیلام میں رقم اگر سابقہ بولی سے بڑھ جائے تو اس کمیٹی کی حقدار ہوگی

۷ - اگر اس کے متعلق کوئی مزید حالات دریافت کرنے کی ضرورت ہو - تو صاحب آنریری سکرٹری املاک کمیٹی ریاست کپورتھلہ سے دریافت ہو سکتی ہیں -

نوٹ : - تحریری درخواستیں بھی نیلام کے متعلق صاحب آنریری سکرٹری املاک کمیٹی کے پاس بھیجی جا سکتی ہیں - لیکن جو صاحب دور فاصلہ پر ہوں - ان کیلئے مناسب ہوگا - کہ وہ اپنی کسی مختار مجاز کو بھی معاملات طے کرنے کیلئے ہدایت کر دیں - اور کاغذات خسرہ و شجرہ اراضی زیر نیلام موقعہ پر ملاحظہ ہو سکتے ہیں -

المشتہر

سید عبد المجید آنریری سکرٹری املاک کمیٹی کپورتھلہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اشتہار

یکم اپریل ۱۹۲۳ء سے اس ریلوے کے لئے نیا ٹائم ٹیبل جاری کیا گیا ہے جس کی کاپیاں اسٹیشنوں پر ۲۶ مارچ ۱۹۲۳ء کو برائے فروخت مہیا کی جائینگی - بعض ضروری تبدیلیاں حسب ذیل ہیں -

مابین لاہور و پشاور

نام اسٹیشن ہائے		۴ بمبئی میل	۱۸ پسنجر	۱۲ پسنجر	۲۰ پسنجر	۵۸ پسنجر	۲۴ پسنجر
پشاور چھاؤنی	آمد	..	..	..	..	..	..
	روانگی	۷ - ۱۵	۱۰ - ۵۲	۱۵ - ۲۰	..	..	..
راولپنڈی	آمد	۱۲ - ۲۳	۱۹ - ۲۰	۲۳ - ۵۷	..	..	..
	روانگی	۱۲ - ۴۳	۲۰ - ۰	۰ - ۲۲	۷ - ۲۵	۱۷ - ۲۰	..
لالہ موسیٰ	آمد	۱۶ - ۵۵	۲ - ۲۹	۷ - ۴۱	۱۴ - ۴۲	۰ - ۳۳	..
	روانگی	۱۷ - ۴	۲ - ۵۹	۸ - ۸	۱۵ - ۷	۱ - ۸	۱۳ - ۱۶
لاہور	آمد	۲۰ - ۴	۷ - ۵۰	۱۳ - ۱۲	۱۹ - ۳۱	۶ - ۸	۱۸ - ۳۷
	روانگی	۲۱ - ۲۰	۸ - ۲۷	۱۴ - ۱۶	۲۱ - ۵۵	۶ - ۴۰	۱۹ - ۴۸

نام اسٹیشن ہائے		۳ بمبئی میل	۱۹ پسنجر	۱۱ پسنجر	۵۹ پسنجر	۱۷ پسنجر	۲۳ پسنجر
لاہور	آمد	..	..	..	..	..	..
	روانگی	۸ - ۴۱	۶ - ۱۵	۱۳ - ۰	۱۹ - ۲۵	۲۲ - ۲۵	۹ - ۵۰
لالہ موسیٰ	آمد	۱۱ - ۵۰	۱۲ - ۲۷	۱۸ - ۲۶	۰ - ۸	۲ - ۵۲	۱۴ - ۱۹
	روانگی	۱۲ - ۰	۱۲ - ۴۳	۱۸ - ۵۶	۰ - ۳۸	۳ - ۳۰	..
راولپنڈی	آمد	۱۶ - ۳۶	۲۱ - ۲	۲ - ۳۰	۸ - ۴۷	۱۰ - ۴۱	...
	روانگی	۱۶ - ۴۳	...	۳ - ۸	...	۱۱ - ۱۳	...
پشاور چھاؤنی	آمد	۲۱ - ۳۵	...	۱۱ - ۱۷	...	۱۹ - ۲۵	...
	روانگی	...	...	...	...	...	...

نمبر ۶۳ ڈاؤن پسنجر ٹرین بجائے ۵۵ - ۱۷ کے ۲۲ - ۱۷ بجے پشاور چھاؤنی سے چلیگی - اور کیمل پور ۰ - ۲۲ پر پہنچیگی -

مابین راولپنڈی کوہاٹ ماڑی انڈس

ایک اکسٹرا پسنجر ٹرین ہر ہفتہ راولپنڈی اور کوہاٹ کے درمیان چلائی جائیگی نمبر ۲۵/۶ کوہاٹ کو ۲۲/۳۱ ماڑی انڈس کو- اور یہی ایکسٹرا ٹرین بن کر راولپنڈی اور جنڈ کو جائیگی - اور جنڈ پہنچکر پھر علیحدہ علیحدہ کردیجائیگی - اور اپنی منزل مقصود کو جائیگی اور اسی طرح ۲۶ اپ ماڑی انڈس اور ۵ اپ کوہاٹ سے جنڈ پہنچ کر ملادی جائیگی اور وہاں سے ایک ٹرین بنکر راولپنڈی جائیگی - ذیل میں نقشہ ہے - اس ریلوے آمد ورفت کا جو راولپنڈی کوہاٹ اور ماڑی انڈس کے مابین چلیگی

نام اسٹیشن ہائے		ٹی پسنجر	مکسڈ ۲۵/۶	نام اسٹیشن ہائے		ٹی پسنجر	نمبر ۲۶/۵ مکسڈ
راولپنڈی	آمد	...	...	کوہاٹ	آمد	...	...
	روانگی	۱۱ - ۵۰	۱۹ - ۳۰		روانگی	۱۰ - ۳۰	۲۲ - ۰
جنڈ	آمد	۱۶ - ۴۸	۰ - ۲۸	جنڈ	آمد	۱۳ - ۷	۰ - ۳۷
	روانگی	۱۷ - ۸	۴ - ۱۹		روانگی	۱۳ - ۲۷	۴ - ۳۶
درگئی	آمد	۱۹ - ۵۵	۷ - ۵	راولپنڈی کا	آمد	۱۸ - ۴۵	۹ - ۳۰
	روانگی	...	...		روانگی	...	...

نمبر ۲۲ ڈاؤن مکسڈ ۲۸ - ۰ پر جنڈ پہنچ کر ۵۰ - ۰ پر چلیگی - اور ماڑی گھاٹ ۳۷ - ۴ پر پہونچیگی -

نمبر ۲۱ اپ مکسڈ ماڑی انڈس سے ۴۹ - ۲۲ پر روانہ ہوکر جنڈ ۴۲ - ۳ پر پہونچیگی جہاں یہ نمبر ۵ اپ سے ملادی جائیگی - اور راولپنڈی ۱۶ - ۴ پر روانہ ہوگی -

مابین ٹیکسلا و حویلیاں

نمبر ۲ ڈاؤن مکسڈ حویلیاں سے بجائے ۱۰ - ۹ کے ۴۰ - ۹ پر چلیگی - اور ۱۹ - ۱۱ کی بجائے ۵۰ - ۱۰ پر پہونچیگی -

مابین مندرہ و بھون

نمبر ۱ اپ مکسڈ مندرہ سے بجائے ۰ - ۶ کے ۵۰ - ۱۹ پر چلیگی - اور بھون بجائے ۱۸ - ۱۰ کے ۰ - ۲ پر پہونچیگی اور نمبر ۲ ڈاؤن مکسڈ بھون سے بجائے ۴ - ۱۵ کے ۵۳ - ۱۴ پر چلیگی اور مندرہ بجائے ۳ - ۱۹ کے ۵۲ - ۱۸ پر پہونچیگی

مابین نوشہرہ و درگئی

دو اکسٹرا مکسڈ ٹرینیں ہر ہفتہ مردان و نوشہرہ کے درمیان چلائی جائیگی - اور نوشہرہ و درگئی کے مابین کا نقشہ حسب ذیل ہے -

نام اسٹیشن		نمبر ۹ مکسڈ	نمبر ۱۳ مکسڈ	نمبر ۵ مکسڈ	نمبر ۱۵ مکسڈ	نمبر ۷ مکسڈ
نوشہرہ	روانگی	۵ - ۳۶	۸ - ۳۴	۱۰ - ۵۰	۱۳ - ۵	۲۱ - ۰
مردان	آمد	۷ - ۲۹	۱۰ - ۲۴	۱۲ - ۴۲	۱۴ - ۵۰	۲۲ - ۴۵
	روانگی	...	...	۱۲ - ۵۲	...	۲۲ - ۵۵
درگئی	آمد	...	...	۱۵ ۳۰	...	۱ - ۳۳

نام اسٹیشن		نمبر ۶ مکسڈ	نمبر ۱۰ مکسڈ	نمبر ۱۴ مکسڈ	نمبر مکسڈ	نمبر مکسڈ
درگئی	آمد	۲ - ۴۸	...	...	۱۲ - ۵	...
مردان	آمد	۵ - ۲۶	...	...	۱۴ - ۴۵	...
	روانگی	۵ - ۳۶	۸ - ۳۱	۱۰ - ۴۹	۱۴ - ۵۵	۱۷ - ۳۵
نوشہرہ	آمد	۷ - ۳۰	۱۰ - ۱۵	۱۲ - ۴۱	۱۲ - ۴۰	۱۹ - ۲۰

مابین وزیرآباد و جموں (توی)

نمبر ۵ اپ پسنجر وزیرآباد سے بجائے ۸-۳۰ کے ۸-۱۱ پر چلیگی اور جموں (توی) بجائے ۴۴-۱۳ کے ۴۴-۱۴ پر پہونچیگی۔

نمبر ۶ ڈون پسنجر جموں (توی) سے بجائے ۱۰-۱۳ کے ۵۰-۱۲ پر چلیگی۔ اور وزیرآباد بجائے ۱۰-۱۹ کے ۵۰-۱۵ پر پہونچیگی۔

مابین نارووال و سیالکوٹ

نمبر ۱۴ ڈون مکسڈ نارووال سے بجائے ۱۵-۱ کے ۴۵-۱۴ پر چلیگی اور سیالکوٹ ۱۰-۱۵ پر پہونچیگی۔ جیسا کہ آجکل پہونچتی ہے۔

مابین سماسٹہ و بھٹنڈہ

نمبر ۲۲ ڈون پسنجر سماسٹہ سے بجائے ۴-۱۰ کے ۳-۴۳ پر چلیگی اور بھٹنڈہ اسی وقت پہونچیگی جس وقت کہ آجکل پہونچتی ہے۔

نمبر ۳۰ ڈون پسنجر سماسٹہ سے بجائے ۲۸-۱۲ کے ۵۷-۱۱ پر چلیگی۔ اور بھٹنڈہ بجائے ۲۷-۲۲ کے ۴۰-۲۲ پر پہونچیگی۔ اور بھٹنڈہ سے ۲۵-۲۳ پر آجکل کی طرح روانہ ہوگی۔

نمبر ۲۹ اپ پسنجر بھٹنڈہ سے بجائے ۴۴-۵ کے ۳۰-۵ پر چلیگی۔ اور سماسٹہ بجائے ۴-۱۶ کے ۰۰-۱۶ پر پہونچیگی۔

مابین ملکوال کھیوڑہ و بھیرہ

نمبر ۳۴ ڈون اور ۳۵ اپ ملکوال کھیوڑہ کے مابین اور نمبر ۲۰ ڈون ملکوال سے بھیرہ موقوف کر دی گئی ہیں۔

نمبر ۲۴ ڈون لالہ موسیٰ سے بھیرہ کو جایا کریگی یہ لالہ موسیٰ سے ۴۳-۱۲ حال کیطرح چل کر ملکوال ۴۴-۱۴ پر پہنچیگی۔ وہاں ۵۷-۱۴ پر روانہ ہوکر ۲-۱۶ بھیرہ پہنچیگی۔

نمبر ۳۱ لوکل ملکوال سے بجائے ۲۰-۱۹ کے ۳۰-۱۹ پر چلیگی اور بھیرہ بجائے ۲۲-۲۱ کے ۳۰-۲۰ پر پہونچیگی۔

مابین مکلوڈ گنج روڈ و فیروزپور چھاونی

نمبر ۱۶ ڈون پسنجر مکلوڈ گنج روڈ سے حال کی مانند ۲۰-۴ پر روانہ ہوکر فیروزپور چھاونی بجائے ۴-۹ کے ۳۵-۸ پر پہنچیگی۔ اور وہاں سے حال کیطرح ۳۲-۱۱ پر روانہ ہوگی نمبر ۱۵ اپ پسنجر فیروزپور چھاونی سے ۵۰-۱۷ پر روانہ ہوکر مکلوڈ گنج روڈ بجائے ۲۳ کے ۲۵-۲۲ پہنچیگی۔

مابین گکھریاں و جالندھر شہر

نمبر ۹۲ اپ مکسڈ گکھریاں سے بجائے ۵۵-۸ کے ۳۰-۸ روانہ ہوگی۔ اور جالندھر شہر بجائے ۵-۱۲ کے ۴۰-۱۲ پہنچیگی۔

مابین لائلپور و وزیرآباد

نمبر ۱۵ اپ پسنجر لائلپور سے بجائے ۳۵-۹ کے ۱۶-۹ روانہ ہوگی اور وزیرآباد ۳۱-۱۰ کی بجائے ۳۵-۱۰ پہنچیگی۔

مابین منٹگمری و سماسٹہ

نمبر ۲۹ اپ پسنجر ملتان سے بجائے ۳۱-۱۶ کے ۲۰-۱۵ روانہ ہوگی اور خانیوال ۳۳-۱۷ پر پہنچیگی اور وہاں سے ۳۰-۱۸ پر بجائے ۲۱-۱۸ کے روانہ ہوگی۔

نمبر ۲۳ اپ مکسڈ سماسٹہ سے بجائے ۴۴-۱۰ کے ۳۴-۱۰ روانہ ہوگی۔ اور ملتان چھاونی ۳۵-۱۵ پر پہنچیگی۔ اور ۳۱-۱۶ روانہ ہوکر منٹگمری ۵۵-۲۳ پر پہنچیگی۔ اور وہاں سے اگلی طرح ۴۴-۶ پر روانہ ہوگی۔

نمبر ۲۸ مکسڈ خانیوال سے بجائے ۲۷-۱۶ کے ۰۰-۱۵ روانہ ہوگی اور سماسٹہ بجائے ۲۱-۴۲ کے ۰۷-۲۰ پہنچیگی۔

نمبر ۲۷ اپ مکسڈ سماسٹہ سے ۲ منٹ پیشتر روانہ ہوگی اور لودھراں ۲ منٹ پیشتر پہنچیگی مگر روانہ اسی وقت ہوگی جیسا کہ پیشتر۔

مابین بدین اور کوٹری

نمبر ۴۴ ڈون مکسڈ بدین سے بجائے ۴۵-۱۴ کے ۰۰-۱۴ پر روانہ ہوگی۔ اور کوٹری بجائے ۸-۲۱ کے ۲۸-۲۰ پر پہنچیگی۔

مابین روہڑی و پدعیدن

نمبر ۳ ڈون کوئٹہ میل روہڑی سے بجائے ۷-۱۰ کے ۲۵-۵ پر روانہ ہوگی اور پدعیدن بجائے ۳۵-۹ کے ۴۵-۹ پہنچیگی۔ اور روانہ مثل سابق ہوگی۔

نمبر ۴ اپ کوئٹہ میل پدعیدن سے بجائے ۳۲-۱۸ کے ۲۳-۱۸ روانہ ہوگی۔ اور روہڑی بجائے ۳۰-۲۱ کے ۰۰-۲۱ پہنچیگی۔

مابین لڑکانہ و سلطان شاہدادکوٹ

نمبر ۱۳ اپ مکسڈ لڑکانہ سے بجائے ۵۵-۱۱ کے ۳۵-۶ روانہ ہوگی۔ اور سلطان شاہدادکوٹ بجائے ۱۳-۱۵ کے ۵۵-۹ پہنچیگی۔ اور نمبر ۱۴ ڈون مکسڈ سلطان شاہدادکوٹ کے بجائے ۷-۰ کے ۲۸-۶ پر روانہ ہوگی۔ اور لڑکانہ بجائے ۲۵-۱۰ کے ۵۵-۹ پہنچیگی۔

مابین جیکب آباد و کشمور

نمبر ۹ اپ مکسڈ جیکب آباد سے بجائے ۳۰-۱۰ کے ۲۲-۱۱ کو روانہ ہوگی۔ اور کشمور بجائے ۱۸-۱۸ کے ۴۴-۱۷ پہنچیگی۔

نمبر ۱۰ ڈون مکسڈ کشمور سے بجائے ۵۶-۶ کے ۳۰-۶ روانہ ہوگی اور جیکب آباد بجائے ۲۱-۱۳ کے ۰۰-۱۳ پہنچیگی۔

مابین روہڑی و لڑکانہ و جیکب آباد

نمبر ۴۲ کشمور مکسڈ روہڑی سے بجائے ۹-۱۰ کے ۵۰-۸ پر روانہ ہوگی۔ اور لڑکانہ بجائے ۴۴-۱۱ کے ۲۰-۱۱ پر پہنچیگی۔

نمبر ۱۴ اپ پسنجر لڑکانہ سے بجائے ۷-۰ کے ۳۸-۶ کو چلیگی۔ اور روہڑی بجائے ۴-۸ کے ۸-۱۸ پہنچیگی۔

نمبر ۲/۵ پسنجر روہڑی سے حال کی مانند ۴۵-۴ کو چلیگی۔ اور جیکب آباد بجائے ۱۵-۱۱ کے ۵۳-۱۰ پہنچیگی۔ اور نمبر ۶/۱۵ پسنجر جیکب آباد سے بجائے ۴۵-۶ کے ۲۵-۶ چلیگی۔ اور روہڑی بجائے ۴۷-۱۰ کے ۳۰-۱۰ پہنچیگی۔

نمبر ۵۱ پسنجر جیکب آباد سے بجائے ۳۳-۱۹ کے ۱۹ چلیگی اور روہڑی بجائے ۳۵-۲۳ کے ۵-۲۳ پہنچیگی۔

دوسری چھوٹی تبدیلیوں کیلئے اس ٹائم ٹیبل کو دیکھو جو سٹیشنوں پر چسپاں ہیں یا سٹیشن ماسٹر متعلقہ سے دریافت کرو۔

المشتہر {ٹریفک مینجر کوٹی۔ ایچ بولتھ لاہور ۲۴ر مارچ سنہ ۱۹۲۳ء}

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)